احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 16/اکتوبر 2009ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 16/اکتوبر 2009ء 26 شوال 1430 ہجری 16 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 234

ہر گناہ کی جڑ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے وہ یہ ہیں:

تکبر، حرص اور حسد۔

﴿رسالہ قشیریہ باب الحسد﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے۔ ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے جو اس کی فطرت میں موجود ہے۔

دیکھو پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز جل بھی جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔ کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے۔ ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے۔ اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلّف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک اور پیاس ہے تو کھانا اور پینا بھی آخر میسر آجاتا ہے۔ انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں جبکہ وہ سب مہیا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر روح کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی؟ خدا تعالیٰ رحیم، غفور اور ستار ہے اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اسے ضرور پالے گا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اسے ضرور دی جائے گی۔ جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے لیکن تلاش شرط ہے۔ جو تلاش کرے گا وہ ضرور پالے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کرے گا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔

﴿ملفوظات جلد پنجم ص 422﴾

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

﴿الفضل 6 مئی 2003ء﴾

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

جزاکم اللہ ﴿ناظر اعلیٰ﴾

سالانہ کونشن AACP ربوہ مجلس

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ مجلس اپنا چوتھا سالانہ کونشن مورخہ 18/اکتوبر 2009ء کو ہال دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں منعقد کر رہی ہے۔ جس میں کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالہ سے مختلف لیکچرز ہوں گے۔ نیز کمپیوٹر ہارڈ ویئر سے متعلقہ بارعائیت سٹالز بھی لگائے جائیں گے۔ ایسوسی ایشن کے تمام ممبران سے گزارش ہے کہ وہ کنونشن میں شمولیت کے لئے اپنا کنونشن کارڈ حاصل کر لیں۔ کارڈ کے بغیر شمولیت ممکن نہ ہوگی۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ فرمائیں۔

☆ صدر ربوہ مجلس: 0333-6701710

☆ جنرل سیکرٹری ربوہ مجلس: 0334-6201734

﴿صدر ربوہ مجلس﴾

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 551

حضرت مصلح موعود کا پیغام نونہالان احمدیت کے نام

فرمایا

''میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کردیں صدرانجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اپنے گزارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں جو میں انہیں بتاؤں گا اور اسی طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں اور طریق آبادی کا یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پر ربوہ اور قادیان کی محبت اپنے دلوں سے نکال دیں اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں۔''

(''خطبات وقف جدید'' صفحہ 34 اشاعت 2008ء)

اس تعلق میں حضور کا یہ شعر ہر احمدی نوجوان کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

ایک مجذوب پروفیسر

حضرت مصلح موعود نے کئی بار یہ دلچسپ واقعہ بیان فرمایا

ہماری جماعت میں ایک پروفیسر عبداللہ صاحب ہوا کرتے تھے۔ وہ واقعہ میں پروفیسر نہیں تھے بلکہ ان کا نام پروفیسر اس لئے پڑ گیا تھا کہ وہ شعبدہ بازی اور مداریوں کے کرتب وغیرہ جانتے تھے۔ ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے قادیان گئے تو انہوں نے حضرت مسیح موعود سے شکایت کی کہ پروفیسر صاحب بڑے تیز مزاج ہیں۔ اگر کوئی ان کے سامنے حضور کو بُرا بھلا کہے تو وہ اسے گالیاں دینے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خبردار اگر تو نے ان کو گالی نکالی تو میں تیرے منہ پر مکا ماروں گا تُو کون ہوتا ہے جو حضرت صاحب کو گالیاں دے۔ کچھ دنوں کے بعد پروفیسر صاحب قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود نے انہیں بلایا اور فرمایا پروفیسر صاحب میں نے سنا ہے کہ آپ کے سامنے مجھے کوئی برا بھلا کہے تو آپ اس سے لڑنے لگ جاتے ہیں آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے اور صبر اور تحمل سے کام لینا چاہئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے سختی کی تعلیم نہیں دی۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی یہ سنتے ہی ان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور کہنے لگے میں یہ بات ماننے کے لئے بالکل تیار نہیں آپ کے پیر (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کو اگر کوئی بُرا بھلا کہے تو آپ فوراً اس سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں صبر کرو خود تو کہتے ہیں کہ

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمدؐ

ان دنوں حضرت مسیح موعود نے لیکھرام کی بدزبانیوں کے مقابلے میں یہ شعر کہے تھے انہیں کی طرف پروفیسر عبداللہ صاحب نے اشارہ کیا اور کہا کہ **آپ کے پیر کو اگر کوئی بُرا بھلا کہتا ہے تو آپ فوراً جوش میں آ جاتے ہیں اور اسے مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی میرے پیر کو گالیاں دے تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔''**

(خطبات وقف جدید صفحہ 16-17)

آسمانی بادشاہت کا زمین پر قیام

حضرت مصلح موعود نے فرمایا

بعض علاقے ایسے ہیں جو اب تک بھی رہائش کے قابل نہیں لیکن حکومتوں نے ابھی سے وہاں اپنے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں تا کہ جب کبھی بھی وہاں آبادی کی صورت پیدا ہو تو ان کا حق قائم رہے چنانچہ بحرِ منجمد جنوبی کے قریب ایک جہاز اتفاقاً روس کا پہنچ گیا۔ پھر جاپان کا ایک جہاز پہنچ گیا پھر ڈچ کا پہنچ گیا پھر امریکہ کا پہنچ گیا۔ ان چاروں حکومتوں کے آدمی جب وہاں برف کے تودوں پر پہنچے تو انہوں نے وہاں اپنے اپنے ملک کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اب چاروں حکومتیں اس علاقہ کی ملکیت کی مدعی ہیں امریکہ کہتا ہے بحرِ منجمد جنوبی ہمارا ہے اور اس کے اندر جو زمین نکلے گی وہ ہماری ہے کیونکہ ہمارے آدمیوں نے وہاں اپنا جھنڈا گاڑا ہے۔ ہالینڈ والے کہتے ہیں کہ وہ علاقہ ہمارا ہے کیونکہ ہمارے آدمیوں نے وہاں اپنا جھنڈا گاڑا ہے، جاپان والے کہتے ہیں کہ وہ علاقہ ہمارا ہے کیونکہ وہاں ہمارے آدمیوں نے اپنا جھنڈا گاڑا ہے، روس والے کہتے ہیں کہ وہ علاقہ ہمارا ہے کیونکہ وہاں ہمارے آدمیوں نے اپنا جھنڈا گاڑا ہے۔ بہرحال وہ خیالی جگہ جہاں ابھی تک آبادی نہیں صرف قیاس ہے کہ وہاں کسی وقت آبادی ہو جائے گی ابھی سے حکومتیں اس پر اپنا حق جتا رہی ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ان جھنڈوں میں سے ایک جھنڈا محمد رسول اللہ ﷺ کا بھی نہ ہوتا کہ ہم کہہ سکیں کہ یہ علاقہ نہ امریکہ کا ہے نہ جاپان کا ہے نہ ہالینڈ کا ہے نہ روس کا ہے بلکہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا علاقہ ہے کیونکہ آپ پر ایمان لانے والوں نے آپ کا جھنڈا وہاں گاڑا ہے اور چونکہ جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے وہ خدا تعالیٰ کا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے (سورۃ انعام آیت: 163) یعنی اے محمد رسول اللہ ﷺ تو لوگوں سے کہہ دے کہ میری ہر قسم کی عبادتیں، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اس لئے جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے وہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ پس دنیا میں جو چیز محمد رسول اللہ ﷺ کی بنے گی وہ آپ ہی خدا تعالیٰ کی بن جائے گی کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ایسا نہیں جس نے توحید کامل کو قائم کیا ہو اور خدا تعالیٰ کی حکومت توحید ہی کے ذریعے سے دنیا میں آتی ہے صرف منہ سے کہہ دینا کہ اے خدا تیری بادشاہت جس طرح آسمانوں پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی ہو یہ کافی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو صرف یہ دعا کی تھی اور **محمد رسول اللہ ﷺ نے عملاً خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کر کے دکھا دی اور وہ لوگ جو بت پرستی کرتے تھے اور طرح طرح کے عیوب میں مبتلا تھے انہیں پاکیزہ کر کے کامل توحید پر قائم کر دیا یہاں تک کہ وہ لوگ جو رات دن شرک میں مبتلا تھے اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے۔''**

(خطبات وقف جدید صفحہ 50-51)

ثابت ہوا سلسلہ انبیاء میں انقلابی نبی کہلانے کے
مستحق صرف ہمارے نبی ﷺ ہیں

خاک ہوں مجھ کو کیمیا کر دے

میرے مالک میں سامنے تیرے دست بستہ یہ عرض کرتی ہوں
تیری شانِ بلند کے آگے ہو کے پستہ یہ عرض کرتی ہوں
میں ہوں گم نفس کے اندھیروں میں دل شکستہ یہ عرض کرتی ہوں

درد دے کر مجھے محبت کا، دل کو دنیا سے بے مزہ کر دے
تو مجھے روشنی عطا کر دے، خاک ہوں مجھ کو کیمیا کر دے

تیرے لطف و کرم کی حد کوئی ، نہ کوئی حد مرے گناہوں کی
ہر گھڑی تیری سمت اٹھتی ہیں جرأتیں دیکھ ان نگاہوں کی
تیرے جاہ و جلال کے آگے حیثیت کیا ہے بادشاہوں کی

میری انگلی پکڑ کے لے چل تو ظلمتوں میں بھی راستہ کردے
تو مجھے روشنی عطا کر دے، خاک ہوں مجھ کو کیمیا کردے

.... ا۔ع۔ ملک ....

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود کے بڑے صاحبزادے

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کی خودنوشت ادبی سوانح حیات

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے قلم اعجاز رقم سے آپ کی خودنوشت ادبی سوانح حیات ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''اردو فارسی میں اب تک پرانے اور نئے رنگ میں جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں یا شائع کی گئی ہیں، وہ ایک ہی قسم کی نہیں، مختلف اقسام کی ہیں اور پھر صوبہ وار ان کی قسمیں بھی جداگانہ ہیں اور ان صوبہ وار اقسام کا اکثر حصہ مذاق کے تابع ہے۔ ایک صوبہ ہندوستان کا مذاق دوسرے صوبے سے کسی نہ کسی حد تک ضرور اختلاف رکھتا ہے۔ اس سے یہ مطلوب نہیں کہ بالکل ہی اصولی اختلاف ہو بلکہ یہ کہ ہر ایک صوبہ کی تعلیمی حیثیت اور تعلیمی سرمایہ کی حیثیت سے کسی نہ کسی حد تک اختلاف ہے۔ صوبہ بنگالہ کی تصنیفات یا تالیفات کا کچھ اور حال ہے اور ممالک متحدہ کی حیثیت اور طور کچھ اور ہے۔ دلی اور لکھنؤ کا کچھ اور ڈھنگ ہے اور صوبہ پنجاب کا کچھ اور صوبہ بمبئی کا کچھ اور صوبہ مدراس کا کچھ اور۔ یہ سوال ایک بڑا لمبا جواب چاہتا ہے اور اس میں کتابوں کی ایک بڑی فہرست کے دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم مختصر طور پر یہ جواب دیتے ہیں۔ وہ بھی اپنے رنگ میں نہ کسی اور کے رنگ میں۔ کیونکہ بہت سے لوگ صوفیانہ خیال سے اگر دیوان حافظ تو بہت سے دیوان سعدی کے ثناخواں ہیں۔

(الف) میں فارسی کے دواوین میں سے حافظ سعدی، صائب، غنی اور واقف کو پسند کرتا ہوں اور رباعیات حضرت خیام، مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ، ابیات مولانا جامی، بوستان، کریما۔

(ب) نثر میں سے گلستان اخلاقی رنگ میں۔

1۔ اردو دواوین میں سے دیوان غالبؔ، دیوان سوداؔ، دیوان میرؔ، دیوان داغؔ، دیوان حبیبؔ، کلام اقبالؔ، کلام حضرت اکبر الہ آبادی، کلام حضرت ریاض، کلام حضرت مظفر، کلام حضرت جلیل، کلام جلال، کلام پنڈت بشن نرائن ابرؔ لکھنوی، کلام حضرت حالی، مولانا آزاد مرحوم۔

2۔ نثر میں سے کلام مولانا عبدالحلیم ناولسٹ، مولانا سید احمد صاحب مرحوم، ادبی رنگ میں توبۃ النصوح مولوی نذیر احمد صاحب، تصانیف مولوی عبدالحلیم صاحب شرر، تصانیف پنڈت سرشار صاحب لکھنوی، طرز تحریر پنڈت چک بست، کلام مولوی ظفر علی خاں بی اے (علیگ) مالک رسالہ پنجاب ریویو، مضامین شیخ عبدالقادر ایڈیٹر مخزن پنجاب، سید ناصر علی صاحب خان بہادر مالک صلائے عام دہلی، تنقیدات رسالہ زمانہ مہدیات ایڈیٹر رسالہ الناظر لکھنؤ۔

اوپر جس قدر حوالے دیئے گئے ہیں یہ استقرائی ہیں اور ان کا نام باعتبار جداگانہ رنگوں کے لیا گیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان میں اضافہ نہیں ہوسکتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور صاحب ان میں کچھ کمی بھی کر سکیں۔ میں نے ان کا نام بطور ایک نظیر کے لیا ہے۔

3۔ اوائل عمر میں مجھے ہمیشہ وہ کتاب اور وہ تصنیف یا تالیف پسند ہوا کرتی تھی جس میں حقیقت الامور پر بحث کی گئی ہو، جو نرا قصہ اور کہانی نہ ہو۔ میں صوفیانہ رنگ کی تصانیف خواہ کسی مذہب کی ہوں زیادہ پسند کرتا رہا ہوں۔ فلسفی رنگ کی کتابوں اور تصانیف سے مجھے شروع سے ایک خاص قسم کا شوق رہا ہے اور یہی سلسلہ مجھے سب سے زیادہ پسند بھی آیا ہے اور یہی رنگ مجھے زیادہ محظوظ کرنے کا ذریعہ ہے۔ دواوین اور اشعار میں سے میں وہ سلسلہ پسند کرتا ہوں کہ جن میں سوز وگداز ہو اور جن میں شاعر نے کوئی حقیقت ظاہر کی ہو۔ ان کا ایک مصرع بھی میرے دل پر خاص اثر کرتا اور مجھے ایک خاص حظ بخشتا ہے۔ اسی طرح فلسفی رنگ کی بحثیں اور صوفیانہ رنگ کی تصانیف سے میں ایک خاص خوشی کا احساس کرتا ہوں۔ بعض دفعہ مجھے ساری کتاب ناپسند ہوئی۔ کبھی اس کا ایک جملہ بمقابلہ ساری کتاب کے میرے لئے ایک خوش کن ذخیرہ ثابت ہوا۔ ایک دفعہ مجھے ہندی دوہوں کی ایک کتاب ملی۔ میرے دل پر ان دوہوں نے اتنا اثر کیا کہ میں کبھی کبھی اکیلا ہو کر انہیں بار بار پڑھتا تھا۔ اس وقت میرے دل میں سے ایک جوش اٹھتا تھا اور میں اپنے دل میں ایک خاص قسم کا سرور محسوس کرتا تھا۔ بعض دفعہ ایک شعر نے وہ حالت کی ہے کہ ہزاروں شعر سے بھی وہ سماں نہیں پیدا ہوا۔ ایک دفعہ ایک پنجابی فقیر صبح ہی صبح پنجابی زبان میں یہ گا رہا تھا کہ

''جو پتا ایک دفعہ اپنی شاخ سے گر جاتا ہے وہ پھر کبھی اس شاخ پر نہیں لگ سکتا۔''

میں نے دیکھا کہ ایک اچھا پڑھا لکھا آدمی یہ سن کر زار زار روتا تھا اور اس کی حالت واقعی کسی اور رنگ میں تھی۔

میرے مطالعہ کی ترقی اور وسعت کا باعث اس قسم کی کتابیں اور مضامین ہوئے ہیں، اب مجھے یہاں تک خبط ہے کہ میں ایسے ہی مضامین یا اشعار، فقرات، جملوں کی تلاش میں صدہا صفحے پڑھ ڈالتا ہوں۔ اگر ایک ہزار صفحہ کی کتاب سے ایک فقرہ بھی میرے مذاق کے مطابق آیا تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ کتاب کی قیمت وصول ہوگئی اور میرا وقت رائیگاں نہیں گیا۔

مجھے کسی کتاب نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا اور نہ محظوظ کیا جس قدر اس قسم کے فقرات اور مضامین نے فائدہ پہنچایا اور محظوظ کیا۔

میری رائے میں اگر کسی کتاب کا ایک فقرہ بھی دل پر اثر کرتا ہے اور خیالات میں تموج اور جوش پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے تو وہ کتاب کی جان، کتاب کی کفالت ہے اور وہ کتاب لائق انتخاب ہے۔

(4) میں کوئی خاص ایسی کتاب بیان نہیں کرسکتا کہ جس نے میری علمی زندگی میں کوئی خصوصیت پیدا کی ہو اور میں اس خصوصیت کی وجہ تصنیف یا تالیف کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ میں نے اپنے اردگرد ایک لمبی چوڑی کتاب لکھی دیکھی اور اسے دلچسپ پایا۔ ایک ایک لفظ اور ایک ایک فقرہ نے میرے خیالات میں خاص تموج پیدا کیا۔ بعض دفعہ ایک ہی فقرہ اور ایک ہی بات نے مجھ پر وہ اثر کیا کہ میں بیٹھے بیٹھے صدہا صفحے لکھ گیا نہ ہاتھ روکے سے رکا اور نہ قلم رکتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک اعلیٰ پایہ کی کتاب کوئی اڑھائی سو صفحہ تک پڑھ گیا لیکن میرے دل اور دماغ پر کوئی خاص اثر نہ ہوا میں جب کسی مضمون کے لکھنے پر قلم اٹھاتا تھا تو ایک دو سطریں لکھ کر خودبخود رک جاتا تھا۔ میں قریباً اکتا گیا۔ دیوان صائبؔ پاس پڑا تھا۔ اٹھا کر پڑھنے لگا۔ میں نے شعر دو دفعہ پڑھے ہوں گے کہ دل و دماغ میں اس قسم کا جذبہ ہوا کہ میں رات کے ایک بجے تک لکھتا رہا اور نئے نئے مضامین پیش ضمیر آ گئے۔

اس کا باعث کیا تھا کہ ان مضامین نے دل و دماغ پر اثر کیا اور جذب مضامین کی طاقت خودبخود پیدا ہوگئی تھی؟ محض تاثیر۔

میری رائے میں سلسلہ تصنیف اور تالیف کے واسطے کسی بڑے مصالحہ کی ضرورت نہیں۔ صرف چند مؤثر جاذب فقرات کی ضرورت ہے۔

(5) جو کتابیں حقیقی واقعات اور صادق امور پر لکھی گئی ہیں۔ جن میں یا اخلاقی رنگ یا فلسفیانہ طرز میں بحث کی گئی ہے۔ ان کے لفظ لفظ نے میری زندگی اور میرے ضمیر پر خاص اثر کیا ہے۔ کتاب پر ہی موقوف نہیں ایسے مؤثر فقرات نے بھی میری زندگی اور میرے دل و دماغ پر اثر کیا ہے۔ پڑھ کر ہی نہیں بلکہ سن کر بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔ خوش مضمون خوش صدا کا مجھ پر ایک خاص اثر ہوتا ہے اور ان حالات میں میرے دل میں جدت مضامین کا تموج ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص بانسری خوش الحانی سے بجا رہا ہو اور اردگرد کوئی شور و شغب نہ ہو تو میرے دل و دماغ میں مضامین جدید کا ایک خاص تموج پیدا ہوتا ہے اور لکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ موسم کی خوش گواری بھی مجھ پر یہی اثر کرتی ہے۔ کبھی کبھی مایوسی اور اداسی کا بھی یہی فوری اثر ہوتا ہے۔

ایک دفعہ طبیعت کند پڑی ہوئی تھی۔ بہتیرا چاہا کہ کچھ لکھوں یا لکھ سکوں مگر طبیعت کہنے میں نہ آئی۔ دیوان حضرت مینائی اٹھا لیا کھولتے ہی اس شعر پر نظر پڑی ۔

ہر جام میں ہے جلوۂ مستانہ کسی کا
میخانہ ہمارا ہے جلو خانہ کسی کا

نہیں معلوم اس بزرگ شاعر کے اس شعر میں کیا کچھ اثر بھرا تھا طبیعت پڑھتے ہی کھل گئی اور قلم خودبخود عرصہ قرطاس پر چل پڑا۔

(6) میں نے سب سے پہلے پہل پنجابی زبان میں مولوی غلام رسول صاحب مرحوم کی بحر میں سسی پنوں کی داستان لکھی۔ ناظرین نے اسے بہت پسند کیا اور میں بھی ایک حد تک اسے پسند کرتا تھا۔ کیونکہ وہ ایک درد کی کہانی تھی۔ اس سے میری طبیعت مضامین نویسی پر متوجہ ہوئی اس کے بعد دوسرے نمبر کی کتاب (مرآۃ الخیال) مثل فلاسفی پر لکھی گئی۔

(7) یہ کہنا کسی قدر مشکل ہے کہ کونسی کتاب میری تصنیفات میں سے بہترین کے درجہ میں ہے۔ کسے بہتر کہوں اور کسے ناقص، درجہ بدرجہ میں شاید میری رائے میں کوئی بہتر ہو اور دوسروں کے خیال میں مجموعہ ناقص۔ ''حسن اپنی اپنی پسند، کتاب و مضمون اپنی اپنی پسند'' ہاں اتنا کہوں گا کہ جیوں جیوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اور پیک عمر منازل تجربہ طے کرتے کرتے بڑھتا جاتا ہے پچھلے خیالات میں سے بعض خیالات قابل ترمیم یا قابل تشریح ضرور معلوم دیتے ہیں۔

پچھلے سال فن شاعری پر ایک چھوٹا سا رسالہ جو لکھا ہے وہ میری اور چند مبصرین کی رائے میں ایک اچھے پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ اب ایک کتاب کو سات سو صفحہ کی موسوم بہ اساس اخلاق مطبع وکیل ہند امرتسر میں شائع ہوئی ہے۔ میری رائے میں اس رنگ میں اردو زبان میں بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب میں خاص اصولوں کی پابندی سے اساس الاخلاق پر بحث کی گئی ہے۔ اگر نقادان ملک نے اسے پسند کیا تو میری رائے میں میری پینتالیس چھیالیس تصانیف میں سے یہ کتاب بہترین ہوگی اور شاید بعض کی نظروں میں یہی کتاب بہترین میں سے شمار ہو کیونکہ ہر ایک کا مذاق جدا جدا ہے۔ اگر سب نہیں تو فقرے دو فقرے شاید اچھے نکل آئے۔

(الفضل 6 جنوری 2005ء)

بیعت کی حقیقت اور وصیت کا پاک روحانی نظام

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب

اللہ تعالیٰ کے مامور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی شفقت ہے جسے یہ سعادت نصیب ہو جائے اور پھر بیعت کی روح کو سمجھنا اور اس کے مطابق عملی تقاضے پورے کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ کیونکہ بیعت کے تقاضے پورے کرنا درحقیقت بہت بڑی قربانی کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتا۔ بیعت کے لفظی معنے اپنے آپ کو مامور یا امام کے ہاتھ میں بیچنا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''بیعت کے معنے ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو۔ تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اس کا اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو۔ اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو۔ تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے''۔

(ملفوظات جلد سوم ص 207)

بیچنا بھی اس حقیقت کے ساتھ کہ اقرار بیعت کے بعد انسان کی ذاتی کوئی حیثیت نہیں رہتی، اس کی جان، مال، آبرو، اور اہل وعیال پر بیعت کنندہ کا اپنا اختیار کوئی نہیں رہتا اور اگر ان میں سے کوئی امر انسان اپنی مشیت اور مرضی کے تابع رکھنا چاہے تو بیعت کی اصلی اور حقیقی روح پوری نہیں ہوسکتی۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان اگر غور کرے تو اس کی جان مال، عزت اور اہل وعیال وغیرہ سبھی چیزیں خدا تعالیٰ کے عطاء اور خدا تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ اور انسان تو محض عارضی عرصہ کے لئے ان کا امین خدا تعالیٰ کی طرف سے ٹھہرایا گیا ہے۔ اور مالک حقیقی جب چاہے یہ سب کچھ واپس بھی لے سکتا ہے۔ لیکن وہی خالق و مالک حقیقی یہ چیزیں خود واپس لینے کی بجائے اگر یہ فرمائے کہ یہ چیزیں میرے نمائندہ اور مامور کے قدموں میں پیش کرو۔ تو یہی امر اصطلاحاً بیعت کہلاتا ہے۔ اور جیسے انسان اپنی متاع خدا تعالیٰ کو واپس کرنے میں کوئی عذر نہیں کرسکتا۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کے مامور اور اس کے نمائندے کو خدائی منشاء کے تحت یہ متاع پیش کرنے میں بھی کوئی تردد یا انقباض نہیں ہونا چاہئے۔ یہاں پہنچ کر حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے مبارک جذبات سنہری حروف میں ملاحظہ کریں تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے ہوئے عرض گزار ہیں کہ:

''.......... میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا..........''

(فتح ...... روحانی خزائن جلد 3 ص 36)

حضرت مولانا صاحب کے اس بے مثال جذبہ فدائیت اور عملی نمونہ کو مشاہدہ فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے''۔

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 ص 407)

پس بیعت کی حقیقت یہی ٹھہرتی ہے کہ امام ہمام کے مبارک ہاتھ میں ہاتھ دے کر انسان کا تن من دھن سبھی کچھ امام کے تصرف اور اختیار میں اس طور پر آجاتا ہے کہ بیعت کنندہ کا اپنا کوئی حق اور دعویٰ نہیں رہتا۔ اور کسی چیز کو بیچ دینے کے بعد جس طرح بیچنے والے کا استحقاق ختم ہو جاتا ہے۔ بالکل یہی حقیقت بیعت کی ٹھہرتی ہے۔ اور ہر احمدی جس نے خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع اور اس کی خوشنودی کی خاطر اس کے مقرر فرمودہ امام کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے وہ درحقیقت اپنا سب کچھ امام ہمام کے ہاتھ میں بیچ چکا ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے مامور اور نمائندہ امام کی مرضی پر موقوف ہے کہ بیعت کنندہ کے جان، مال، آبرو اور دیگر صلاحیتوں میں سے الٰہی منشاء کے تحت کس کو، کب اور کس قدر تصرف میں لانا چاہتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے الٰہی منشاء کے تحت 1905ء میں نظام وصیت کا اجراء فرمایا۔ اور مخلص بیعت کنندگان سے اس نظام کے تحت کم از کم دس فیصد کا مطالبہ کیا۔ اور اگرچہ بیعت کنندگان اپنا سب کچھ فروخت کئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں سے صرف دس فیصد کو پیش کرنے اور 9/10 کو بیعت کنندگان کے تصرف میں دیکر آپ نے قربانی کے عمل کو آسانی کا رنگ دیا ہے اور یہ ظرف مامور الٰہی کا ہی ہوسکتا ہے کہ ان کے فدائی سب کچھ نذر کرنے کے پابند ہوں۔ اور خدا کا نمائندہ 1/10 کو بھی قربانی تسلیم کر کے 9/10 واپس کر دے۔ کہ اپنی دیگر ضرورتوں اور جذبوں کی تکمیل و تسکین کے لئے حسب تمنا استعمال میں لائیں۔ 1/10 حصہ کو بھی مامور ربانی نے ہر ایک پر لازمی نہیں کیا۔ بلکہ Option کا دروازہ کھلا رکھا۔ کہ بیعت کنندہ کی مرضی ہو۔ تو پیش کرے۔ اور 1/10 کو لازمی نہ ٹھہرا کر بیعت کنندہ کی ثواب اور اجر کی راہوں کو کھلا رکھا ہے کہ اگر حکماً لیا جائے تو بیعت کنندہ مجبور متصور ہوگا۔ اور اگر بیعت کنندہ کی پسند اور تمنا پر قربانی پیش کی جارہی ہو تو اس کے خلوص کا ثبوت اور اجر کا موجب ٹھہرے گی اور قربانی کی اصل روح تو یہی ہوتی ہے کہ انسان کسی دباؤ یا جبر کے بغیر قلبی اطمینان اور انشراح کے ساتھ پیش کرے۔ اور وصیت کے نظام میں اسی فلسفہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا اجراء کیا گیا ہے۔

وصیت کے نظام کو محض مال کی قربانی کے طور پر جاری نہیں فرمایا کیونکہ صرف مال کا حصول ہی اگر پیش نظر ہوتا۔ تو دو چار کروڑ پتی یا ارب پتی افراد کو اللہ تعالیٰ احمدیت میں لا کر بھی مالی تقاضوں کی باآسانی تکمیل کرا سکتا تھا۔ لیکن 1/10 بطور مالی قربانی پیش کرنا درحقیقت ایک ثانوی امر ہے اور اصل روح وصیت ایک بیعت کنندہ کی مالی قربانی نہیں بلکہ وہ نیک اور پاک عملی کردار ہے جو احمدیت کی اصل غرض ہے اور بیعت کی بنیادی روح ہے اس کے بغیر نہ تو وصیت کی روح پوری ہوتی ہے اور نہ ہی شرائط وصیت پوری ہوتی ہیں۔ بلکہ نیک اور پاک کردار وصیت کی بنیادی شرط اور سچی بیعت کی اصل روح ہے۔ یہ روح ہوگی تو 1/10 چھوڑ 10/10 بھی پیش کرنا مشکل نہیں ہوگا اور اگر بیعت کی روح کے منافی کردار یا رویہ ہے۔ تو 1/10 بھی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے اور ایسی وصایا معیار سے گر سکتی ہیں۔ اور لائق قبولیت نہیں ٹھہرتیں۔ یا انسان کے لئے ان کو نباہنا ممکن نہیں رہتا پس نظام وصیت کے ذریعہ ایسی مخلصین کی جماعت تیار کرنی مقصود ہے جس کے افراد نے اپنے عہد بیعت میں اپنے مال کے علاوہ اپنی جان، آبرو، اپنی تمام تمنائیں اور آرزوئیں بھی اپنے امام کی نذر کر رکھی ہوں۔ کیونکہ مال تو ایسی چیزوں پر قربان کر دیا جاتا ہے اور ان کی تکمیل مقدم سمجھی جاتی ہے پس اولاً ترجیح سچے بیعت کنندہ کی جان، عزت اور خواہشات کو حاصل ہے اور ان کی قربانی کے بعد ہی مال کے 1/10 کی باری آتی ہے اس لئے نظام وصیت میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے جو بنیادی شرائط وصیت لازمی قرار دی ہیں ان میں اس شرط کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ کہ وصیت کنندہ ہر پہلو سے مخلص۔ نیک کردار اور اللہ و رسول کا کامل مطیع و فرمانبردار ہو۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین'

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 317)

پس اس کی راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکنے کے بعد ہی 1/10 والی شرط کی باری آتی ہے کیونکہ اپنی قیمتی جان کے بعد ہی انسان کے مال اور وہ بھی صرف 1/10 کا نمبر آتا ہے۔ جان، آبرو تو بہرحال مقدم ہیں۔

نظام وصیت میں جس قربانی کا مطالبہ ہے۔ اس کے دو دائرے ہیں۔ ایک دائرے میں وصیت کنندہ زندگی بھر قربانی کرتا اور اس کا ثمر اس دنیوی زندگی میں بھی حاصل کرتا ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 308)

پس نظام وصیت کے تقاضے پورے کرنے کی صورت میں اس کے ثمرات اور بابرکت نتائج اسی زندگی کے دائرے میں سچا بیعت کنندہ موصی حاصل کرسکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک کاشتکار اپنی محنت اور کاوش سے بوئی ہوئی فصل کو بالآخر کاٹتا اور محنت کا پھل پاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر وصیت کنندہ دنیوی زندگی کے دائرے میں ساتھ ساتھ فیضیاب ہوتا رہتا ہے۔

زندگی کے دوسرے دائرے کا تعلق اخروی زندگی سے ہے۔ بظاہر اس دنیوی زندگی سے موصی کا تعلق وقت آنے پر منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی قربانی کا عمل اس کی وفات کے بعد بھی ایک لحاظ سے جاری رہتا ہے۔ کیونکہ وصیت کے لازمی تقاضے کے طور پر موصی نے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی اپنی قربانی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہوتا ہے اور وہ اس کی وصیت کے مطابق اس کے ترکہ پر بھی 1/10 حصہ کی قربانی کا دروازہ ہے۔ یہ وصیت کے نظام کی ایک غیر معمولی برکت ہے۔ کہ بندہ تو دنیا سے رخصت ہو گیا۔ لیکن

باقی صفحہ 5 پر

(مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب)

عائلی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ

تمام گھرانوں سے افضل ترین گھرانہ آنحضرت ﷺ کا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اللہ اور اخروی دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ اللہ (تعالیٰ) کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے (جس کی انہیں پیروی کرنی چاہئے)۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کا کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپؐ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے باوجودیکہ آپؐ بڑے بارعب تھے لیکن کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپؐ اس وقت تک کھڑے رہتے۔ جب تک وہ اجازت نہ دے ...... بعض وقت آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑتے بھی تھے۔ ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے تا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں۔ اسی طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشا دکھایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

(تفسیر سورۃ آل عمران ونساء ص 229,228)

(الحکم جلد 5 نمبر 13 مورخہ 10/ اپریل 1903ء ص 2)

ہمارے ہادی کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔...... تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ حدیث کا اگلا حصہ اس طرح ہے۔

تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے اور خدا کے فضل سے میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

(بخاری کتاب النکاح)

آنحضرتؐ نے خطبہ حجۃ الوداع پر عورتوں اور مردوں کی مساوات کا ذکر کیا جیسا کہ قرآن میں آتا ہے۔

جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ (البقرہ: 229)

آنحضرتؐ کا سلوک اپنے اہل کے ساتھ دوستانہ، پاکیزہ، بے تکلف اور مساویانہ تھا۔

بیویوں سے حسن معاشرت کے واقعات جو آنحضرتؐ کی بیویوں نے بیان کئے ہیں وہ نہایت قابل رشک ہیں تاہم اپنی بدبختی کی وجہ سے بعض پر معاندین نے اعتراض بھی کیا ہے آنحضرتؐ گھر کے کام کاج میں بھی بعض اوقات اپنے گھر والوں کی مدد کر دیتے تھے مثلاً جھاڑو لگا دینا۔ اکثر نیکی کے کاموں میں آپؐ اپنے اہل بیت کو شامل کر لیتے تھے۔ چنانچہ جب آپؐ نبوت سے سرفراز کئے گئے اور جبرائیل نے آپ کو وضو اور نماز سکھائی تو آپؐ نے سب سے پہلے گھر آ کر حضرت خدیجہؓ کو وضو سکھایا اور ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ ان کی وفات کے بعد آپ نیکی کے کاموں میں اپنی بیویوں کو شریک فرماتے۔ جہاد کے سفروں پر بیوی کو ساتھ رکھتے۔ شادی شدہ بیٹی کو مل کر جاتے۔ اپنے اہل سے مشورے لیتے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب عمرے کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے صحابہ سخت غمزدہ تھے اور آنحضرتؐ کے ارشاد کے باوجود کوئی بھی عمرہ کئے بغیر جانور کی قربانی کے لئے پہل کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتا تھا۔ تو آپؐ کی بیوی حضرت ام سلمہؓ نے مشورہ دیا کہ آپؐ خیمے سے نکل کر اپنا جانور ذبح کریں آپؐ کو دیکھ کر صحابہ بھی جانور قربان کر دیں گے۔ چنانچہ چشم فلک نے ایک عجیب اطاعت کا نظارہ دیکھا۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے:۔

اگرچہ آنحضرتؐ کی بیویوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتا مگر تاہم آپ کی بیویاں سب کام کر لیا کرتی تھیں۔ جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھیں اور ساتھ اس کے عبادت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت میں اونگھ نہ آئے۔ عورتوں کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندوں کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجا لانا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 369)

رسولؐ اللہ کی عائلی زندگی میں نظر آتا ہے کہ آپ نے سب کو زیادہ تر دین کی راہ میں لگا دیا تھا اور عورتوں اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلق کے سلسلہ میں قیامت تک آنحضرتؐ کے اسوہ کامل کی طرف اٹھتی رہیں گی۔

اکثر دعا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے اہل کو دنیا میں قوت لایموت عطا فرمانا یعنی کم از کم اتنی غذا ضرور دینا کہ فاقوں سے مر نہ جائیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ آپؐ نے ساری عمر کبھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہ اٹھایا نہ کبھی کسی خادم کو مارا پیٹا۔ آپؐ نے نہ کبھی تیوری چڑھائی بلکہ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ حضرت خدیجہ کی گواہی بہت مشہور ہے کہ جب آپؐ پر پہلی وحی اتری اور آپ نے گھبراہٹ کا اظہار کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ کو خدا کس طرح ناکام کرسکتا ہے جبکہ آپ کے اندر یہ یہ اخلاق کریمانہ ہیں۔ مدینہ میں تربیتی اور قومی ضروریات کی بناء پر حضور نے کئی شادیاں کیں اور بیک وقت نو بیویاں آپ کے پاس رہیں۔ آپ نے سب کو الگ الگ حجرے یعنی مکان کے الگ الگ یونٹ بنا دیئے (جسے آجکل Apartments بھی کہتے ہیں) اور سب کو اپنے گھر پر خودمختاری اور آزادی حاصل تھی۔

بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جتنا وقت آپ گھر پر ہوتے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے۔ یہاں تک کہ آپ کو نماز کا بلاوا آ جاتا۔ بیماری میں آپ اپنی بیویوں کے بہت ناز اٹھاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں جب کبھی غصہ میں آ جاتی تو حضور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دعا کرتے۔ اے اللہ عائشہ کے گناہ بخش دے اور اس کے دل کا غصہ دور کر دے اور اسے فتنوں سے بچا لے۔ دوسری روایت ہے کہ آپ حضرت عائشہ کی ناک پکڑ کر فرماتے اے عویش (چھوٹی سی عائشہ) یہ دعا کرو کہ اے اللہ! نبی محمدؐ کے رب! میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے دل کا غصہ دور کر دے اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے بچا لے۔ (ابن جوزی)

حضرت صفیہؓ کا بیان ہے کہ خیبر کی جنگ میں چونکہ میرے باپ اور شوہر مارے گئے تھے اس لئے میرے دل میں نفرت تھی لیکن آپؐ کے حسن سلوک نے ان کی نفرت کو محبت میں بدل دیا۔

ابو درداء ایک صحابی دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر عبادت کرتے اور اہل وعیال کی طرف کوئی دھیان نہ تھا۔ آپ نے فرمایا ابو درداء تیرے بیوی بچوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی۔ تمام رشتہ داروں کے سلوک کے بارہ میں آپ کی ایک حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا جو رحم کے رشتوں کو ملاتا ہے وہ مجھ خدائے رحمان کو ملاتا ہے جو صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی کرتا ہے وہ مجھ سے تعلق منقطع کرتا ہے۔ (ترمذی)

رحم کے رشتوں کو ملانے والا اور اپنے عیال کے ساتھ بہترین سلوک آپؐ نے کر کے دکھایا۔ پس آنحضرتؐ کی عائلی زندگی جنت نظیر تھی جس کی ہم سب کو پیروی کرنی چاہئے۔

بقیہ صفحہ 4 بیعت کی حقیقت ......

قربانی اور صدقہ جاریہ کا ایک در کھلا ہے اور ترکہ کا 1/10 جب تک حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں کام آتا رہے گا۔ موصی کی قربانی کے ثمرات بعد وفات بھی اس کو ملتے رہیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، وصیت کنندہ کے لئے ضروری ہوگا کہ:

”یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت (-) اور ....احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 319)

پس ترکہ کی ایک معین شرح سے قربانی موصی کی بعد وفات نیکی اور ثواب کو جاری رہنے کی غرض سے وصیت کا لازمی حصہ قرار دے کر سیدنا حضرت مسیح موعود نے وصیت کے دونوں دائرے عمل اور جزاء کے متعین فرما دیئے ہیں۔ اور اس طرح یہ نظام وصیت بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں قائم ہوا۔ اور دونوں دائروں میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور جزاء کی روح عیاں ہے۔

باعث تسکینِ جاں

نبوت کا تتمہ ہے خلافت
دل و جاں کا سہارا ہے خلافت
خلافت باعث تمکینِ دیں ہے
خلافت حامل فتحِ مبیں ہے
خلافت ایک لعل بے بہا ہے
مریضوں کو یہ پیغام شفا ہے
خلافت باعث تسکینِ جاں ہے
محبت کا یہ بحرِ بیکراں ہے
خلافت ضامن تجدید دیں ہے
خلافت کاشف شرع متیں ہے
خلافت ایک انعامِ الٰہی
ہوا محروم جو اس پر تباہی
یہ سرچشمہ علوم و معرفت کا
ہدایت اور دیں کی تمکنت کا
خلافت ہے حصارِ اہل ایماں
خلافت مخزن انوارِ قرآں
خلافت مورد فضلِ خدا ہے
خلافت مہر انوارِ خدا ہے
خلافت ایک نعمت اک اکائی
زمیں پر ہے خدا کی بادشاہی
خلافت جیسے اک مینارۂ نور
خلافت جیسے موسیٰ کیلئے طور
خلافت باعث ایزادِ ایماں
خلافت حامل تعلیمِ قرآں
خلافت ایک کلمہ اک حقیقت
عطا کرتی ہے یہ ذوقِ عبادت
خلافت پرتو نورِ نبوت
خلافت کاشف اسرارِ حکمت
خلافت رونق بزمِ جہاں ہے
خلافت کا کوئی ثانی کہاں ہے
خلافت افتخار علم و عرفاں
عزیزؔ با صفا اس کا ثنا خواں

عبدالعزیز منگلا

مکرم محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے ساتھ کچھ یادیں

☆ سوانحی کوائف اور قلمی و علمی خداداد استعدادوں کا تذکرہ ☆

افسوس! جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، دعا گو بزرگ، نامور مصنف اور عالم باعمل محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخہ 26/اگست 2009ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 82 سال وفات پا گئے۔ ہر انسان جو پیدا ہوتا ہے۔ اس نے آخر ایک دن موت کا مزا چکھنا ہوتا ہے لیکن وہ شخص کتنا خوش قسمت ہوتا ہے جس کی ساری زندگی خداتعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے گزر جائے اور وہ جب اس دنیا سے رخصت ہو تو اپنے ایسے اعمال پیچھے چھوڑ جائے جن کو یاد کر کے پسماندگان اور دوست احباب دلی غم اور رنج الم میں مبتلا ہو جائیں کہ ایسا نیک اور پارسا وجود ان سے جدا ہو گیا۔

ایک عربی شاعر نے ایک شعر کہا ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ جب تیری ماں نے تجھے جنا تھا اس وقت تو رو رہا تھا اور تیرے عزیز و اقارب خوشی سے ہنس رہے تھے اب تیرا کام ہے کہ تو ایسے اعمال بجالائے کہ جب تو اس دنیا سے رخصت ہو تو اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے ہنس رہا ہو اور تیرے عزیز و اقارب اور دوست احباب رو رہے ہوں پس کچھ اسی قسم کی زندگی تھی جو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو نصیب ہوئی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک سلسلہ احمدیہ کی قلمی اور لسانی ایسی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی جو نہایت گرانقدر اور قابل رشک ہیں آپ تو سرخرو ہو کر اپنے مولیٰ کے پاس حاضر ہو گئے مگر پیچھے ایک ایسا خلا چھوڑ گئے جو پُر ہوتے ایک وقت لگے گا آپ کے علمی شاہکار تاریخ احمدیت میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔

میرا آپ سے تعارف مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہوا جب میں نے جنوری 1940ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا تو آپ بھی وہاں تھے۔ آپ نے 1936ء میں داخلہ لیا تھا پس آپ سے میل ملاقات رہتی۔ آپ ایک نہایت سادہ طبیعت اور محنتی طالب علم تھے پھر آپ جامعہ احمدیہ میں چلے گئے جہاں آپ نے 1946ء میں مولوی فاضل کیا اور مربیان کلاس میں داخل ہو گئے میں نے 1947ء میں مدرسہ احمدیہ پاس کر کے جب جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تو وہاں بھی آپ سے تعلقات رہے۔ 1947ء میں جب پاکستان بن گیا، تو ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے قادیان سے لاہور آنا پڑا۔ آپ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ چنانچہ 10 نومبر 1947ء کو ہم ٹرکوں کے ذریعہ لاہور پہنچے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر جامعہ احمدیہ کچھ عرصہ کے لئے لاہور میں شروع کیا گیا جس کے پرنسپل حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری تھے۔ پھر جامعہ احمدیہ چنیوٹ منتقل ہو گیا میں اپنے عزیز و اقارب کو ملنے کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ گیا ہوا تھا۔ جب واپس لاہور آیا تو پتہ چلا کہ جامعہ احمدیہ چنیوٹ منتقل ہو گیا ہے۔ وہاں مجھے مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم سردار احمد صاحب بھی مل گئے۔ چنانچہ ہم تینوں کراؤن بس کے ذریعہ چنیوٹ پہنچے۔ کچھ عرصہ وہاں گڑھا محلّہ میں تین منزلہ عمارت میں تعلیم جاری رہی۔ پھر جامعہ احمدیہ احمد نگر منتقل ہو گیا وہاں بھی محترم مولوی صاحب سے میل ملاقات رہتی۔ 1948ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر جامعہ احمدیہ کے سب طلباء کو لاہور رتن باغ بلا لیا گیا جہاں سے سب کو فرقان فورس میں بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ ضروری ٹریننگ کے بعد ہم محاذ کشمیر پر چلے گئے جن میں مولوی دوست محمد صاحب شاہد بھی شامل تھے۔ ہم تو چند ماہ بعد واپس آ گئے۔ کیونکہ مولوی فاضل کا امتحان دینا تھا مگر مولوی صاحب اوران کے ساتھی آخر تک وہاں رہے کیونکہ آپ مولوی فاضل کر چکے تھے۔ ہم نے 1949ء میں مولوی فاضل کیا جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر ربوہ آ کر جامعۃ المبشرین میں داخلہ لیا۔ پہلے پڑھائی تحریک جدید کے کچے دفاتر میں ایک تھڑے پر شروع ہوئی جو موجودہ دارالضیافت کی جگہ پر تھے۔ پھر دارالصدر میں جہاں آجکل (بیت) قمر ہے وہاں جلسہ سالانہ کے لئے جو لنگر خانہ تیار کیا گیا تھا وہاں جامعۃ المبشرین منتقل ہو گیا اس میں ہماری پہلی کلاس تھی۔ محترم دوست محمد صاحب شاہد اور آپ کے ساتھی جب 1950ء میں فرقان فورس سے واپس آئے تو ان کو بھی ہمارے ساتھ ہی کلاس میں شامل کیا گیا اور 1951ء کے اخیر میں ہم نے اکٹھے شاہد کا امتحان پاس کیا۔

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کو اس وقت بھی مطالعہ کا بہت شوق تھا خصوصاً احرار اور جماعت اسلامی تو آپ کے خاص موضوع تھے جن پر آپ کو تحقیق کرنے اور لکھنے اور بولنے کا ایک خاص ملکہ حاصل تھا شاہد پاس کرنے کے بعد آپ کو صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیا گیا جہاں آپ پہلے مختلف جماعتوں میں خدمت بجالاتے رہے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تاریخ احمدیت مرتب کرنے کا کام آپ کے سپرد فرمایا اس کام میں آپ ہمہ تن مشغول ہو گئے اور دن رات ایک ہی دھن تھی کہ خلیفہ وقت نے جو کام سپرد کیا ہے اس کو احسن رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

چنانچہ اب تک تاریخ احمدیت کی بیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں 1960ء تک کے واقعات تحریر کئے گئے ہیں۔

آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا ہر حوالہ آپ کی نوک زبان ہوتا اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آپ کو حوالوں کا بادشاہ فرماتے تھے۔ آپ جب بھی اندرونی یا بیرونی سفر پر جاتے تو وہاں آپ کا ایک ہی شغل ہوتا کہ جس قدر کتب حاصل کر سکوں کر لوں یہی وجہ تھی کہ آپ کے گھر میں اپنی ذاتی لائبریری ہے جس میں کتب کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ میں ایک دفعہ آپ کے گھر گیا تو فرمانے لگے اندر آئیں میں آپ کو اپنی لائبریری دکھاؤں۔ چنانچہ میں اندر گیا تو دیکھا کہ ایک پورے کمرہ میں وسیع لائبریری موجود ہے جس میں مختلف موضوعات پر کتب نہایت سلیقہ کے ساتھ شلفوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ فرمانے لگے میری تو بس یہ جائیداد ہے جو میری توجہ کا مرکز ہے۔

آپ کے میرے ساتھ ذاتی تعلقات تھے جب ملتے تو کہتے آپ تو میرے کلاس فیلو بھی ہیں اور گلاس فیلو بھی یعنی دونوں عینک استعمال کرتے ہیں جب بھی کوئی نئی کتاب شائع کرتے اس کی ایک کاپی خاکسار کو ضرور بھجواتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ کی خدمت میں لکھا کہ معلوم نہیں آپ تاریخ احمدیت کے مرتب کرنے کے علاوہ اتنا وقت دوسرے مضامین و کتب لکھنے میں کس طرح نکال لیتے ہیں۔ ایک طرف انٹرنیشنل الفضل لندن سے حاصل مطالعہ کے عنوان سے باقاعدہ کالم لکھا جا رہا ہے تو دوسری طرف روزنامہ الفضل ربوہ میں ”عالم روحانی کے لعل و جواہر“ کے عنوان سے نہایت قیمتی حوالہ جات شائع ہو رہے ہیں۔ بعض دفعہ آپ فون پر مجھ سے بات کر لیتے تو فرمانے لگے میں سمجھتا ہوں زندگی کا جو لمحہ خدمات سلسلہ میں گزر جائے وہی اچھا ہے۔

ایک دفعہ میں نے آپ کے بارہ میں متواتر تین خوابیں دیکھیں ایک میں دیکھا کہ آپ ہوائی جہاز اڑا رہے ہیں دوسری میں دیکھا کہ آپ کار ڈرائیو کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور کہا آؤ میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ آپ کار ڈرائیو کرتے ہوئے ایک بڑی عمارت کے سامنے رکے اور مجھے اتار کر اس عمارت میں داخل ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ریڈیو سٹیشن ہے اور آپ وہاں کوئی تقریر کرنے گئے ہیں۔ پھر تیسری خواب میں دیکھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کا جلسہ سالانہ ہے اور آپ ایک جگہ کھڑے ہو کر انگریزی میں تقریر کر رہے ہیں۔ آپ نے پگڑی نہایت سلیقہ کے ساتھ باندھی ہوئی ہے۔ جو عموماً ایسی نہیں ہوتی میں نے جب ان خوابوں کے بارہ میں آپ کی خدمت میں لکھا اور اظہار کیا کہ ان خوابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بلند مقام عطا فرمائے گا اور آپ کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے گا تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا: ع

ذرہ نوازی کے لئے سرتاپا ممنون ہوں

تیرے اس لطف کی اللہ ہی جزا دے ساقی

رب کریم آپ بزرگوں کی بابرکت خوابوں کو مجھ ناچیز کے حق میں پورا فرمائے تو یہ اس کا فضل ہو گا و گرنہ ”من آنم کہ من دانم“

اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو غریق رحمت فرمائے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان اور احباب جماعت احمدیہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

میری جان بے قرار ہے

1899ء کا سال مالی اعتبار سے خدا کی پاک جماعت اور مقدس سلسلہ کے لئے تشویشناک حد تک شدید مشکلات سے دوچار رہا جس کا کسی قدر اندازہ حضرت اقدس مسیح موعود کے اشتہار 10/اکتوبر 1899ء کے مندرجہ ذیل دردانگیز اقتباس سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

”وہ غرض جس کے لئے میں نے یہ اشتہار لکھا ہے یہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ عمر کم اور کئی مقاصد میرے التوا میں پڑے ہوئے ہیں .... باوصفیکہ لنگر خانہ کے تمام متعلقات کا خرچ .... اکثر سات سو روپیہ ماہوار تک یا کبھی اس سے بھی بڑھ کر اور کبھی دو ہزار ماہوار تک بھی پہنچ گیا مگر خداتعالیٰ کی پوشیدہ مدد کا ہاتھ شامل حال رہا کہ کوئی امتحان پیش نہ آیا۔ اب یہ صورت ہے کہ بباعث ایام قحط خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ مثلاً ہم جو اس سے پہلے ہمیشہ دو سو روپیہ ماہواری یا اڑھائی سو روپیہ یا اس سے کم کا لنگر خانہ کے لئے آٹا منگوایا کرتے تھے اب **شاید پانسو روپیہ تک نوبت پہنچے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لئے ہمارے پاس کچھ بھی سامان نہیں** اور اسی خرچ کے قریب قریب لکڑی اور گوشت اور روغن اور تیل وغیرہ کا خرچ ہے“

نیز فرمایا:۔

دوسری شاخ اخراجات کی جس کے لئے ہر وقت میری جان گدازش میں ہے سلسلہ تالیفات ہے۔ اگر یہ سلسلہ سرمایہ کے نہ ہونے سے بند ہو جائے تو ہزارہا حقائق اور معارف پوشیدہ رہیں گے اس کا مجھے کس قدر غم ہے؟ اس سے آسمان بھر سکتا ہے۔ اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔ دور رہنے والے کیا جانتے ہیں مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ میں ہر دم اس خدمت میں لگا ہوا ہوں۔ لیکن اگر کتابوں کے چھپنے کا سامان نہ ہو اور عملہ مطبع کے خرچ کا روپیہ موجود نہ ہو تو میں کیا کروں جس طرح ایک **عزیز بیٹا کسی کا مر جاتا ہے اور اس کو سخت غم ہوتا ہے اسی طرح مجھے کسی ایسی اپنی کسی کتاب کے نہ چھپنے سے غم دامنگیر ہوتا ہے جو وہ کتاب بندگان خدا کو نفع رساں اور .... کی سچائی کے لئے ایک چراغ روشن ہو**“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 155-156-161)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم فضیل عیاض احمد صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم تنویر احمد ناصر صاحب سابق قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11/اکتوبر 2009ء کو دو بیٹیوں تحسینہ اور حدیقہ کے بعد پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام توقیر ناصر عطا فرمایا ہے جو مکرم نذیر احمد خادم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر کا پوتا اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب آڈیٹر جنرل جماعت احمدیہ جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ طوبیٰ باجوہ صاحبہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے پیارے ابا جان محترم صلاح الدین صاحب باجوہ آف دانہ زیدکا سٹور انچارج دفتر وقف جدید ربوہ مورخہ 18 ستمبر 2009ء کو وفات پا گئے۔ 19 ستمبر کو ان کی نماز جنازہ محترم قریشی قیصر محمود صاحب نے بیت المہدی میں بوقت ظہر پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عبدالرزاق منگلا صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت سادہ طبیعت، ہمدرد، ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھ کر بانٹ لیتے تھے۔ دینی خدمت کا جذبہ طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ محبت اور پیار کرنے والے باپ تھے۔ اپنی ڈیوٹی کو انتہائی ایمانداری سے ادا کرتے۔ دفتر کا عملہ ان سے بہت خوش تھا۔ ابا جان نے میری والدہ صاحبہ اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ہم تینوں بہنیں ابھی زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے نیز ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ سرٹیفیکیٹ

مکرمہ چراغ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم رانا بہادر خان صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کے سیونگ سرٹیفیکیٹ مالیت 2 لاکھ روپے مع چیک بک بازار سے باب الابواب آتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں اگر کسی شخص کو ملیں تو ازراہ کرم مکرم رانا ظفر احمد صاحب کو ٹیلی فون نمبر 6215304 پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد سرور ظفر صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھو جان مکرمہ صغراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم برکت علی صاحب آڑھتی بدوملہی ضلع نارووال مورخہ 2/اکتوبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں آپ کی عمر 71 سال تھی اور موصیہ تھیں مورخہ 3/اکتوبر 2009ء کو بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم حافظ صاحب نے ہی کروائی۔ آپ نے سوگواران میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی اولاد کو خلافت اور نظام جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نسیم احمد صاحب کاشمیری مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بھانجے عزیزم محمد الیاس کے دل کا کامیاب آپریشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوگیا ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل وعاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منور احمد قمر صاحب جرمنی معدہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ کمزوری اور شوگر بھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رضوان علی صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالو جان مکرم مرزا محمد اکرم شمس صاحب لاہوری کا کارڈیالوجی ہسپتال لاہور میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد کچھ پیچیدگیاں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

مکرم سعید فطرت صاحب

درخت لگانے کا ثواب حاصل کرنا چاہئے

ساون کی بارش جہاں گرمی کی شدت توڑ کر موسم میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے وہاں فضا میں ہلکی ہلکی خنکی بھی چھوڑ جاتی ہے۔ تبھی تو ایسے موسم میں اگر شدید دھوپ بھی ہو تو بھی ہلکا سا محسوس ہونے والا ہوا کا جھونکا انسان کو اس طرح چھو کر جاتا ہے کہ انسان خوش ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں کسان کی جہاں فصل ہری بھری نظر آتی ہے وہاں اس کا چہرہ بھی شاداب اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے جانور بھی خوش ہوتے ہیں پودے بھی خصوصاً خود رو گھاس پر عجیب مستی اور عالم شباب کا سماں نظر آتا ہے۔ اس موسم کی بارش میں اتنی برکت ہوتی ہے کہ ایک نسبتاً خشک ٹہنی جس میں زندگی کی تھوڑی سی رمق بھی موجود ہو اسے بھی اگر زمین میں گاڑ دیا جائے تو یہ موسم ختم ہوتے ہوتے ایک ننھا منا پودا اپنے سر پر اٹھائے ہوئے عجیب وغریب انداز میں کھڑی ہوتی ہے اور اگلی برسات آنے تک ہر خشک ٹہنی ایک مضبوط درخت کے تنے کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے اس لئے کوشش کر کے اس موسم میں درخت لگانے کا ثواب حاصل کرنا چاہئے زمیندار لوگوں کو تو ضرور بارش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف اقسام کے پودے لگانے چاہئے۔ ہم میں سے اگر ہر کوئی ایک پودا لگائے تو جہاں ہماری زمین ہمارے لئے تازہ ماحول فراہم کر سکتی وہاں لکڑی کی بڑھتی ہوئی ضروریات بھی پوری کر سکتی ہے۔ درخت زمین کے پھیپھڑے ہیں ماحول کی خوبصورتی اور لگانے والوں کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ بظاہر تو ہر درخت ہی انسانی زندگی پر خوشگوار اثر مرتب کرتا ہے تاہم کچھ درخت انسان کے لئے غیر معمولی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں مثلاً نیم کا درخت ہے اس کی جڑ پتے لکڑی اور چھال سبھی انسانی زندگی کے لئے بے پناہ اہمیت کے حامل ہیں۔ زمیندار لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زمین کے آخری کناروں پر یعنی تمام زمین کے گرد اس درخت کو تجارتی پیمانے پر کاشت کریں اس سے آپ کو دوسرے درختوں کی نسبت یقیناً زیادہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی یہ لکڑی عمارتی کام کے لئے اپنا جواب نہیں رکھتی۔ نیم کا درخت دوسرے درختوں کی نسبت کچھ زیادہ دیر میں تیار ہوتا ہے اور تیار ہونے کے لئے کچھ زیادہ وقت مانگتا ہے لیکن جب بھرپور تیار ہو جاتا ہے تو اس کی قیمت اس کے اپنے وزن کے برابر کی کالی شیشم کی لکڑی سے بھی زیادہ ہوتی اور ٹاہلی کو کالی ٹاہلی ہوتے ہوئے بھی ایک وقت لگتا ہے لیکن نیم کا درخت اس وقت سے پہلے تیار ہو جاتا ہے۔

ہمارے شہروں میں جہاں مسواک کی بہت اہمیت ہے اور سارا زور ٹی وی پر مشتہر ہونے والے ٹوتھ پیسٹ کی خریداری پر لگا دیا جاتا ہے ان کو اگر مسواک کا اور خصوصاً نیم کی پکی ٹہنی کی مسواک کا احساس ہو جائے تو اس درخت کی ویلیو میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے شہروں میں رہنے والے لوگ بھی درخت لگاتے ہیں لیکن اصل مسئلہ ان لوگوں کا ہے جن کے پاس اپنا پلاٹ نہیں یا کوئی قطعہ زمین نہیں جہاں وہ کوئی پودا لگا سکیں اس سوچ سے وہ اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں آپ کی نیت اگر خدا کی خاطر پودا لگانے کی ہے تو ساری زمین خدا کی ہے آپ نرسری سے پودا خریدیں اور اپنے کسی دوست یا عزیز کے گھر لے جائیں۔ اور کہیں بھائی آپ کی جگہ اپنی ہے مجھے چونکہ پودا لگانا ہے اس لئے آپ مجھے اجازت دیں کہ آپ کے گھر پودا لگا دوں اس طرح آپ پودا لگا سکتے ہیں۔ اگر آپ نے پانچ پودے لگانے ہیں تو تین پودے نیم کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ان سے حاصل کردہ لکڑی کی بنی ہوئی مصنوعات کھپرا وغیرہ لگنے سے محفوظ رہتی ہیں نیم کی لکڑی کی کھڑکی ہو دروازہ ہو یا پھر فرنیچر اسے کوئی نہ چیز لگنے کی مکمل گارنٹی دی جا سکتی ہیں نیم اگر آپ تجارتی پیمانے پر لگاتے ہیں تو اس سے آپ کے بجٹ پہ انتہائی خوشگوار اثر پڑے گا اور غیر تجارتی اکا دکا درختوں سے بھی زمین کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگا درخت آپ کا سرمایہ اور زمین کا زیور ہے انہیں ضائع نہ کیجئے اور ایک کاٹے ہوئے درخت کی جگہ دوسرا ضرور لگا دیں تاکہ اس ذخیرے میں کمی واقع نہ ہو۔

☆......☆......☆

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مسعود احمد رہتاسی صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم مظفر احمد صاحب ڈوگر کارکن مجلس انصار اللہ پاکستان کی والدہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسماعیل صاحب نانو ڈوگر والے مورخہ 5/اکتوبر کو وفات پا گئیں۔ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم محمد یوسف شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ عبادت گزار، ملنسار اور خدا کی رضا پر راضی رہنے والی نیک دل خاتون تھیں۔ آپ نے سوگواران میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند درجہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خبریں

لاہور ایف آئی اے کی بلڈنگ، بیدیاں ایلیٹ ٹریننگ سنٹر اور مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر پر دہشت گردوں کا حملہ

لاہور میں ٹیمپل روڈ پر ایف آئی اے کی عمارت میں 3 سے 5 دہشت گردوں نے داخل ہوکر فائرنگ شروع کردی جس کے نتیجے میں 5 افراد جاں بحق اور 2 دہشت گرد ہلاک ہوگئے ہیں۔ لاہور حملے کی ذمہ داری کالعدم تحریک طالبان نے قبول کرلی ہے۔ ایف آئی اے کی قریبی عمارت سی سی پی او کو خالی کروالیا گیا۔ سی سی پی او آفس اور تھانہ پولیس لائنز کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ سیکیورٹی الرٹ کردی گئی ہے۔ دریں اثناء لاہور میں ہی بیدیاں ایلیٹ ٹریننگ سنٹر اور مناواں پولیس ٹریننگ سکول پر بھی دہشت گردوں نے فائرنگ اور دستی بموں سے حملہ کیا۔ حملے کے نتیجے میں 2 پولیس اہلکار جاں بحق جبکہ 2 دہشت گردوں نے خود کو دستی بم سے اڑا لیا جبکہ بیدیاں ایلیٹ ٹریننگ سنٹر میں دہشت گردوں نے عمارت کے اندر داخل ہوکر کارروائی کی جن میں 3 خواتین دہشت گرد بھی ہیں۔ ایف آئی اے کی بلڈنگ اور مناواں سنٹر کو کلیئر کردیا گیا ہے۔

القاعدہ پاکستانی حکومت کو کمزور کرنا چاہتی ہے

برطانوی وزیراعظم گورڈن براؤن نے کہا ہے کہ افغانستان میں قیام امن کی کوششیں جاری رکھیں گے اور افغانستان میں برطانوی فوج کی تعداد 9500 کردی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پاکستان میں القاعدہ سے خطرہ ہے۔ مضبوط پاکستان کے باعث برطانیہ میں استحکام آئے گا۔ القاعدہ پاکستان اور افغانستان میں مضبوط منتخب حکومتوں کو کمزور کرنا چاہتی ہے۔

کیری لوگر بل میں وضاحتی بیان شامل

امریکی حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کی امداد کے کیری لوگر بل کی درست تشریح کے لئے بل کے ساتھ ایک تشریحی دستاویز منسلک کی جائے گی جو یہ واضح کرے گی کہ بل کے اصل مقاصد کیا ہیں۔ امریکی سینٹ کی بین الاقوامی تعلقات کی کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر جان کیری نے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی سے مذاکرات کے بعد صحافیوں کو بتایا کہ جو بل امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں میں منظور ہوا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ امکان ہے کہ صدر بارک اوباما جلد بل پر دستخط کرکے اسے قانون کی شکل دے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ واضح کرے گا کہ وہ نہ تو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے گا نہ ہی پاکستان کو جو رقم دی جارہی ہے نچلی سطح پر جاکر اس کے استعمال کی نظر رکھی جائے گی اور نہ ہی پاکستان کے اقتدار اعلیٰ پر کوئی حرف آئے گا۔ پاکستان کو دی جانے والی ترقیاتی امداد پر کسی طرح کی کوئی شرط عائد نہیں صرف بعض اقسام کی فوجی امداد پر امریکی حکومت کو یہ تصدیق کرنا ہوگی کہ وہ رقم انہی مقاصد کے لئے استعمال ہورہی ہے جن کے لئے مختص کی گئی تھی۔

روس نے پاکستان کو دفاعی تعاون کی پیشکش کردی

بیجنگ میں پاک چین تجارتی سرمایہ کاری فورم اجلاس سے قبل وزیراعظم پاکستان کے روسی ہم منصب ولادی میر پیوٹن سے ملاقات ہوئی جس میں دوطرفہ امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں ممالک میں تجارت کے شعبوں کو مزید بڑھانے پر بھی بات ہوئی۔ ملاقات کے دوران روسی وزیراعظم نے پاکستان کو دفاعی تعاون کی پیشکش کردی، روسی وزیراعظم نے کہا ہے کہ روس، ایران پاکستان گیس پائپ لائن کی حمایت کرتا ہے۔ روس نے پاکستان بھارت امن مذاکرات کی بھی حمایت کی ہے۔ پاکستان روس کے وزارتی سطح پر کمیشن کی ملاقات دسمبر سے پہلے بلانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ روس نے پاکستان کو سٹیل ملز کو اپ گریڈ کرنے کی بھی پیشکش کی ہے۔

نئے ایف 16 طیاروں سے دفاعی صلاحیت بڑھے گی

پاک فضائیہ کے سربراہ راؤ قمر سلیمان نے کہا ہے کہ پاکستان کو نئے ایف 16 طیاروں کے ملنے سے ملک کی دفاعی صلاحیت میں زبردست اضافہ ہو گا۔ یہ بات انہوں نے پاکستان کو ملنے والے پہلے نئے ایف 16 فائٹر جیٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ایف 16 طیاروں کا پاکستان کو ملنا اس بات کا مظہر ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستی ایک نئے دور میں داخل ہوچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی سفیر کی کوششوں کی وجہ سے ایف 16 کا حصول ممکن ہوا۔

Cure Herbals™ پھلبہری کا کامیاب علاج

کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہوجائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔

آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

نئی جلسہ گاہ کینیڈا (حدیقہ احمد) کے سامنے زمین خریدنے کا نادر موقع

190-ایکڑ اراضی بالمقابل حدیقہ احمد (نئی جلسہ گاہ کینیڈا) ہم نے ڈویلپمنٹ کے لئے محفوظ کرلی ہے۔ مستقبل میں City کی اجازت سے شاپنگ پلازہ، اپارٹمنٹ، بلڈنگز اور مختلف سائز کے گھر بنانے کا ہمارا ارادہ ہے۔ اگر آپ بھی اس انتہائی منافع بخش سرمایہ کاری کے نادر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ایک ایکڑ کا Share آپ صرف 25 لاکھ روپے میں خرید سکتے ہیں۔

For all your real estate needs, we help for buying and selling.
We rent, manage and renovate properties in Rabwah & Canada.

مزید معلومات کے لئے

Canadian Property Management & Home Services

Chief Executive
PH:416-712-4779
M Ahmed Javed Ch
M. A., LL.B. (PU, LA, PK)
Property Law (WU, Canada)

ٹورانٹو (کینیڈا) آفس
1- Kinney Gate,
Maple, ON, L6A 2S3
PH:416-712-4779
Web:www.seeproperty.ca

ربوہ (پاکستان) آفس
Hamd Market
17/2 Dar-ul-Barkat(Aqsa Chowk)
PH:0321-7705625
E-mail:mc@seeproperty.ca

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔اکتوبر	
طلوع فجر	5:50
طلوع آفتاب	7:10
زوال آفتاب	12:55
غروب آفتاب	6:38

درخواست دعا

۞ مکرم انس احمد میلو صاحب آف ریلو کے ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری نصیر الحق میلو صاحب کے پتہ کا اپریشن شیخ زید ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ جگر خون پیدا نہیں کر رہا۔ احباب کرام سے والد محترم کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم عبدالرشید صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب پراچہ ابن مکرم فضل الرحمٰن صاحب پراچہ آف بھیرہ حال مقیم فیصل آباد کمر کے مہروں میں تکلیف اور گردے میں پتھری کے باعث بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا کرے۔ آمین

۞ مکرم لطف الرحمٰن صاحب پراچہ لکھتے ہیں۔

میری خالہ زاد بہن مکرمہ مصباح خالد صاحبہ اہلیہ مکرم خالد احمد صاحب چٹھہ آف گوجرانوالہ کینٹ کمر کے مہروں کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837

طالب دعا: محمد سرور

ماشاءاللہ گیزر

گیزر خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں

بھاری چادر کے گیزر اب وزن کے حساب سے

35 گیلن وزن 70 کلو پرانے گیزر کی ریپرنگ اینڈ ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو

17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

فون: 042-5153706-0300-9477683

FD- 10